81621- ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم

سوال

رمضان المبارک کے علاوہ باقی مہینوں میں ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے، اور اگر یوم عرفہ کا روزہ ہفتہ کے دن موافق ہو تو کیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

صرف اکیلا ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

عبداللہ بن بسر اپنی بہن سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم ہفتہ کے دن کا روزہ نہ رکھو، مگر اس میں جو اللہ نے تم پر فرض کیا ہے، اور اگر تم میں سے کسی کو انگور کی چھال یا درخت کی لکڑی کے علاوہ اور کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (744) سنن ابو داود حدیث نمبر (2421) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1726) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (960) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور ابو عیسی ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اس میں کراہیت کا معنی یہ ہے کہ آدمی ہفتہ کے دن کو روزے کے لیے خاص کر لے، کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں " انتہی۔

لحاء عنبۃ انگور کے دانے کے چھلکے کو کہتے ہیں۔

فلیمضغہ : یہ روزہ کھولنے کی تاکید ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے : صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے . . . اور صرف اس دن کا اکیلا روزہ رکھنا مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی شخص اس کے ساتھ دوسرے دن کا بھی روزہ رکھتا ہے تو پھر ابو ہریرہ اور جویریۃ رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کی بنا پر مکروہ نہیں، اور اسی طرح اگر انسان کے روزے کے موافق ہفتہ کا دن آ جائے تو بھی مکروہ نہیں ہے " انتہی۔

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (52/3).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی کی حدیث سے مراد بخاری اور مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

" تم میں سے کوئی شخص بھی جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے، مگر ایک دن اس سے قبل یا ایک دن اس کے بعد "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1985) صحیح مسلم حدیث نمبر (1144)

اورجویریہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث سے مراد بخاری شریف کی درج ذیل حدیث ہے :

جویریۃ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار جمعہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا ؟

میں نے جواب دیا : نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے ؟

تو میں نے عرض کیا : نہیں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : توپھر روزہ کھول دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1986).

چنانچہ یہ دونوں حدیثیں اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ رمضان المبارک کے علاوہ باقی ایام میں جو شخص بھی جمعہ کے دن کا روزہ رکھے تو وہ ہفتہ کے دن کا روزہ بھی رکھ سکتا ہے.

اور صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ثابت ہے کہ :

"اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں، اور وہ ایک دن روزہ رکھتے، اور ایک دن روزہ نہ رکھتے تھے"

چنانچہ ایسا کرنے میں بعض اوقات لازمی اس کا روزہ ہفتہ کے دن موافق ہوگا، اس لیے اس سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اگر عادتا رکھا جانے والا روزہ ہفتہ کے دن آجائے، مثلا یوم عرفہ، یا عاشوراء کا روزہ تو اس دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ :

جمعہ کے دن روزہ کی ممانعت سے کسی معین دن کا روزہ رکھنے والا شخص مستثنی ہوگا، مثلا یوم عرفہ کا روزہ اگر جمعہ کے دن آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح اگر ہفتہ کے دن تو بھی کوئی حرج نہیں، اس کے متعلق ابن قدامہ کی کلام بیان ہوچکی ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی کئی ایک حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

یہ کہ وہ فرضی روزے میں ہو، مثلا رمضان المبارک کے روزوں کی ادائیگی میں، یا پھر بطور قضاء، مثلا کفارہ کے روزے، اور حج تمتع کی قربانی نہ ملنے کی صورت میں رکھے جانے والے روزے وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں جب تک وہ اسے یہ اعتقاد رکھتے ہوئے مخصوص نہ کرے کہ اسے کوئی امتیاز حاصل ہے.

دوسری حالت :

اگر اس سے قبل جمعہ کے دن کا روزہ رکھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المؤمنین میں سے ایک نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بنا پر فرمایا :

"کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا ؟

انہوں نے جواب نفی میں دیا.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

کیا تم کل روزہ رکھنا چاہتی ہو ؟

تو انہوں نے پھر نفی میں جواب دیا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تو پھر روزہ کھول دو"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : کیا تم کل روزہ رکھنا چاہتی ہو ؟ "

ہفتہ کے دن کے ساتھ اگر جمعہ کا روزہ رکھا جائے تو اس کے جواز پر دلالت کرتا ہے.

تیسری حالت :

مشروع ایام کے روزے مثلا ایام بیض، یوم عرفہ، یوم عاشوراء، اور رمضان کے روزے رکھنے والے کے لیے شوال کے چھ روزے، اور نوذوالحجہ کا روزہ اگر ہفتہ کے دن کے موافق آ جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ روزہ اس لیے نہیں رکھ رہا کہ ہفتہ کا دن ہے، بلکہ اس نے تو روزہ اس لیے رکھا ہے کہ یہ مشروع ایام کا روزہ ہے.

چوتھی حالت :

عادت والے روزہ کے موافق آ جائے، مثلا جو شخص ایک دن روزہ رکھتا ہو اور ایک دن نہ رکھے تو ہفتہ کے دن روزہ موافق ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا لیکن اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہو تو اس کے لیے فرمایا :

"مگر یہ کہ جو شخص روزے رکھ رہا ہو وہ روزہ رکھے"

تو یہ بھی اسی طرح ہے.

پانچویں حالت :

ہفتہ کے دن کو نفلی روزے کے لیے مخصوص کر کے صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا، یہ نہی میں آتا ہے، اگر اس کی نہی میں وارد شدہ حدیث صحیح ہو۔ انتہی.

ماخوذ از : مجموع فتاوی ورسائل الشیخ ابن عثیمین (57/20).

واللہ اعلم.